

آدبِ نیک عزل

(جنابِ آلم مظفر نگری)

عشق نے انگڑائی لی جب نغمہ خواں ہوتے ہوئے
 میں ازل سے جا رہا ہوں اپنی منزل کی طرف
 اے پیکنگ بن مثالِ شمع گر تو بن سکے
 کچھ مٹے سے نقشِ باکھی میں جنوں کی راہ میں
 برق بھی پروردہٗ رنگِ جن ہے اس لیے
 قوتِ دستِ جنوں گر ہے سلامت دیکھنا
 اک نظر سے ان کی یہ سمجھا ہوں میں اے ہم نشین
 عہدِ گل میں کس لئے فکرِ نشین سے تجھے
 پھر مرتب کر رہی ہے محفلِ سوزِ وفا
 وقت پر غاز بن جاتی نہ گرتے جن
 میں نہیں ہوں ذمہ دارِ برہمی کائنات
 کیا جنوں انزا ہے اب کے آمدِ فصلِ بہار
 آکے باہم عشق پر چشمِ حقیقت میں سے دیکھ

حسن جاگائیند سے مست و جواں ہوتے ہوئے
 بے محابا کارواں درکارواں ہوتے ہوئے
 حاصلِ سوزِ وفا آتشِ بجاں ہوتے ہوئے
 ہم سے پہلے کوئی گزرا ہے یہاں ہوتے ہوئے
 دوست بھی ہے یہ حرفِ گلستاں ہوتے ہوئے
 دامنِ ہستی کو اک دن دھجیاں ہوتے ہوئے
 حسنِ ظن بھی ہے انھیں کچھ بدگماں ہوتے ہوئے
 ڈالی ڈالی پر جن کی آشتیاں ہوتے ہوئے
 خاکِ پر دانہ وجودِ رانگاں ہوتے ہوئے
 دیر لگتی انقلابِ گلستاں ہوتے ہوئے
 میں کہاں تھا ہوش میں گرمِ فناں ہوتے ہوئے
 اڑ رہے ہیں ہم اسیرِ آشتیاں ہوتے ہوئے
 اک زمیں ہے آسماں بھی آسماں ہوتے ہوئے

آستانِ دیر ہستی سے اٹھالے سرِ آلم
 تابہ کے دیکھے گا سجدرے رانگاں ہوتے ہوئے